سوال

(165)موت کی تمنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ایک بھائی نے دنیوی مشکلات سے تنگ آکر کہا: "یا اللہ! میں مر ہی جاؤں تو بہتر ہے۔" جب میں نے اسے ایسا کہنے سے روکا تو اس نے کہا: ایسا کہنا منع نہیں۔ آپ اس بارے میں ہماری راہنمائی کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دنیوی مشکلات سے تنگ آکر اپنی موت کی تمنا یا دعا کرنا درست نہیں، کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(لا یتمنی احدکم الموت اما محسنا فلعلہ یزداد واما مسیئا فلعلہ یستعتب) (بخاري، التمنی، مایکرہ من التمنی، ح: 7235)

’’کوئی شخص تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے، اگر وہ نیک ہے تو ممکن ہے نیکی میں اور زیادہ ہو اور اگر بُرا ہے تو ممکن ہے اس سے توبہ کر لے۔‘‘

قیس بیان کرتے ہیں:

ہم خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے۔ انہوں نے سات داغ لگوائے تھے، پھر انہوں نے کہا:

"لولا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہانا ان ندعو بالموت لدعوت بہ" (ایضا، ح: 7234)

’’اگر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اس کی دعا کرتا۔‘‘

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"لولا انی سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول: لا تتمنوا الموت لتمنیت" (ایضا، ح: 7234)

’’اگر میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ موت کی تمنا نہ کرو تو میں موت کی آرزو کرتا۔‘‘

انس رضی اللہ عنہ بہت بوڑھے ہوگئے تھے اور انہوں نے مسلمانوں میں بہت زیادہ فتنہ وفساد دیکھا مثلاً عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت، حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت اور خارجیوں کا ظلم وجور وغیرہ، مگر انہوں نے ان حالات میں بھی موت کی تمنا نہ کی کیونکہ اس سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا۔ ہاں اگر فتنہ وغیرہ میں پڑنے کا خوف ہو تو یوں کہہ سکتے ہیں :

(اللهم أحيني ما كانت الحياة خيرا لي، وتوفني إذا كانت الوفاة خيرا لي) (بخاري، الدعوات، الدعاء بالموت والحياة، ح: 6351)

’’اللہ! جب تک میرا زندہ رہنا بہتر ہے مجھے تب تک زندہ رکھنا اور جب میری وفات بہتر ہو مجھے فوت کر لینا۔‘‘

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

نماز جنازہ کے مسائل، صفحہ: 419

محدث فتویٰ